39505 ـ فائده (سود) كےساتھ قرض

سوال

حكومت نے خاص كر يونيورسٹيوں سے فارغ ہونے والے بے روزگار نوجوانوں كے روزگار اور سرمايہ كارى كے ليے كچھ رقم مختص كر ركھى ہے، اور اس مال كا حصول دو اجزا ميں مقسم ہے:
پہلا جزء تو بنك كى جانب سے 30 % مال كى سرمايہ كارى نوجوانوں كو روزگار دينے اور اسے پانچ برس كے اندر بغير كسى فائدہ (سود) كے واپس كرنا ہے.
اور دوسرا جزء حكومتى بنك كى جانب سے 70 % مال كى سرمايہ كارى ہے اور اسے پانچ برس كے اندر 4 % فيصد فائدہ كے ساتھ واپس كرنا ہے، اس مال كے حصول كى شرعى حيثيت كيا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

پہلى شكل اور صورت ميں تو مال كے حصول اور سرمايہ كارى كرنے ميں كسى بھى قسم كا كوئى اشكال نہيں پايا جاتا، كيونكہ يہ قرضہ حسنہ ہے.

ليكن دوسرى قسم حرام كردہ سودى قرض ہے، چاہے فائدہ كا حجم اور تناسب كتنا بھى ہو يہ حرام ہے.

امام ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

(ہر وہ قرض جس ميں زيادہ كى شرط ركھى گئى ہو وہ بغير كسى اختلاف كے حرام ہے).

ابن منذر رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

اس پر سب متفق ہيں كہ ادھار اور قرض لى گئى رقم ميں اگر ادھار دينے والے نے ادھار لينے والے كے ليے زيادہ يا ہديہ دينے كى شرط ركھى ہو اور اس پر اس نے ادھار ليا تو اس پر زيادہ لينا سود ہو گا.

اور ابى بن كعب اور ابن عباس اور ابن مسعود رضى اللہ تعالى عنہم سے روايت كيا گيا ہے كہ: انہوں نے ايسے قرض سے منع كيا جو اپنے ساتھ كوئى منفعت لائے، اور اس ليے كہ يہ معاہدہ رحم دلى اور قربت كا معاہدہ ہے (يعنى قرض كا) لہذا جب اس ميں زيادہ كى شرط ركھى جائے تو يہ اپنے موضوع اورمقصد سے نكل جاتا ہے). ديكھيں المغنى

لابن قدامة (6 / 436).

لہذا اگر تو آپ کے لیے پہلی قسم میں شرکت کرنا ممکن ہو تو جو کچھ ہم نے اس کی اباحت میں ذکر کیا ہے اس کی بنا پر ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں.

اور اگر آپ کے لیے ایسا کرنا دوسری قسم کے ساتھ مشروط ہے کہ آپ دوسری قسم میں بھی شریك ہوں تو پھر شراکت حرام ہو گی.

واللہ اعلم .